Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
بروز جمعہ
قیمت فی پرچہ

جلد ۶۱/۲۶	۲۵ ذوالحجہ ۱۳۹۱ھ ، ۱۱ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش ، ۱۱ فروری ۱۹۷۲ء	نمبر ۳۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تا حال اسلام آباد میں تشریف فرما ہیں۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت نسبتاً اب بہتر ہے مگر کمزوری بہت ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت و سلامتی اور حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعا فرمائیں

ربوہ ۱۰ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے البتہ کل سر درد اور ضعف کی شکایت رہی ــــ احباب جماعت توجہ کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یادِ الٰہی مومن کی رُوحانی قوتوں کو ترقی دینے کا موجب ہوتی ہے

اس سے تمام تاریکیاں دُور ہو جاتی ہیں اور انسان ایک عجیب سکینت اور اطمینان محسوس کرتا ہے

"یادِ الٰہی جو عشق اور محبت کے جوش سے ہوتی ہے مومن کی رُوحانی قوتوں کو ترقی دیتی ہے۔ یعنی آنکھ میں قوتِ کشف نہایت صاف اور لطیف طور پر پیدا ہو جاتی ہے اور کان خدا تعالیٰ کے کلام کو سُنتے ہیں اور زبان پر وہ کلام نہایت لذیذ اور اجلیٰ اور اصفیٰ طور پر جاری ہو جاتا ہے اور رؤیائے صادقہ بکثرت ہوتے ہیں جو فلقِ صبح کی طرح ظہور میں آجاتے ہیں اور بباعث علاقہ صافیہ محبت جو حضرت عزت سے ہوتا ہے مبشر خوابوں سے بہت سا حصہ اُن کو ملتا ہے۔ یہی وہ مرتبہ ہے جس مرتبہ پر مومن کو محسوس ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت اُس کے لئے روٹی اور پانی کا کام دیتی ہے۔ یہ نئی پیدائش اُس وقت ہوتی ہے جب پہلے رُوحانی قالب تمام تیار ہو چکتا ہے اور پھر وہ رُوح جو محبتِ ذاتیہ الٰہیہ کا ایک شعلہ ہے ایسے مومن کے دل پر آپڑتا ہے اور یک دفعہ طاقتِ بالانشیمنِ بشریت سے بلند تر اُس کو لے جاتی ہے۔ اور یہ مرتبہ وہ ہے جس کو رُوحانی طور پر خلقِ آخر کہتے ہیں اس مرتبہ پر خدا تعالیٰ اپنی محبتِ ذاتی کا ایک افروختہ شعلہ جس کو دوسرے لفظوں میں رُوح کہتے ہیں مومن کے دل پر نازل کرتا ہے اور اس سے تمام تاریکیوں اور آلائشوں اور کمزوریوں کو دُور کر دیتا ہے اور اُس رُوح کے پھونکنے کے ساتھ ہی وہ حُسن جو ادنیٰ مرتبہ پر تھا کمال کو پہنچ جاتا ہے اور ایک رُوحانی آب و تاب پیدا ہو جاتی ہے اور گندی زندگی کی کبودگی بکلّی دُور ہو جاتی ہے اور مومن اپنے اندر محسوس کر لیتا ہے کہ ایک نئی رُوح اُس کے اندر داخل ہو گئی ہے جو پہلے نہیں تھی۔ اس رُوح کے ملنے سے ایک عجیب سکینت اور اطمینان مومن کو حاصل ہو جاتا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

۳۱ر مارچ و یکم و ۲ر اپریل ۱۹۷۲ء کو منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ ۳۱ر مارچ و یکم و ۲ر اپریل ۱۹۷۲ء بروز جمعہ، ہفتہ اتوار منعقد ہوگی۔

(۱) جماعتیں حسبِ قاعدہ تجاویز شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے ۲۰ر فروری ۱۹۷۲ء تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیں۔ وقت کی پابندی ضروری ہے۔

(۲) امراء اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ امسال ان کی طرف سے جن جماعتوں کو نمائندگی کا حق دیا جا رہا ہو انکی اطلاع ۲۹ر فروری تک اور نمائندگان کی اطلاعات حسب قاعدہ ۱۰ر مارچ تک ضرور بھجوا کر ممنون فرما دیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

۲۰ر فروری کو پیشگوئی مصلح موعودؓ کی یاد میں جلسے کئے جائیں

تمام جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق ۲۰ر فروری کو جماعتیں اپنے اپنے ہاں اہتمام کے ساتھ پیشگوئی مصلح موعودؓ کے بارے میں جلسے منعقد کریں اور ان کی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۱ تبلیغ ۱۳۵۱ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسباب سے استفادہ کا اسلامی طریق

ہم گزشتہ دو شماروں میں قرآن مجید کی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں اس امر کو واضح کر چکے ہیں کہ اگرچہ کائنات میں اسباب نیز عمل اور ردِّ عمل کا سلسلہ جاری ہے لیکن کائنات کی ہر دوسری شئے کی طرح اسباب کا سلسلہ بھی خدا تعالیٰ ہی کا پیدا کردہ ہے اور چونکہ اسباب خود خدا تعالےٰ کی مخلوق ہیں اسلئے ان کا سلسلہ بھی لامتناہی نہیں ہے۔ بلکہ ایک مرحلہ ایسا آتا ہے کہ جب اسباب کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی خالص قدرت ہی رہ جاتی ہے۔ اِسی لئے علت العلل خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اسباب پر نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی ذات پر جو ہر چیز کا خالق و مالک اور ہمہ قدرت و ہمہ طاقت ہے بھروسہ کرنے کی تعلیم دی ہے۔

لیکن اس ضمن میں یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اسلام نے جس چیز سے منع کیا ہے وہ اسباب پر بھروسہ کرنا ہے نہ کہ اسباب سے فائدہ اُٹھانا۔ اسلام نہ صرف اسباب سے فائدہ اُٹھانے کی ترغیب دیتا ہے بلکہ اس نے اسباب سے فائدہ اُٹھانے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اسباب سے فائدہ اُٹھانا اس لئے ضروری ہے کہ یہ خود اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں اور خدا نے انہیں پیدا بھی کیا ہے انسان کے فائدہ کے لئے۔ اسلام کہتا ہے کہ اسباب سے پورا پورا فائدہ اٹھاؤ۔ لیکن اپنی کامیابی اور فلاح کا مدار ہرگز اسباب پر نہ رکھو بلکہ تمہارا بھروسہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ پر ہونا چاہیئے جو خود اسباب کو پیدا کرنے والا، علّت العلل اور ہمہ قدرت و ہمہ طاقت ہے۔

جہاں تک اسباب سے فائدہ اُٹھانے کا تعلق ہے اِس کے لئے اسلام نے "تدبیر" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اور جہاں تک خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کا تعلق ہے اسے اسلامی اصطلاح میں توکّل کہتے ہیں۔ تدبیر سے کیا مراد ہے؟ اِس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"تدبیر سے مراد وہ ناجائز وسائل نہیں ہیں جو کہ آجکل لوگ استعمال کرتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے احکام کے موافق ہر ایک سبب اور ذریعہ کی تلاش کا نام تدبیر ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۳۴)

اسی طرح توکّل کی تعریف کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ پر بھروسہ کے یہ معنے نہیں ہیں کہ انسان تدبیر کو ہاتھ سے چھوڑ دے بلکہ یہ معنے ہیں کہ تدبیر پوری کر کے پھر انجام کو خدا تعالیٰ پر چھوڑے اس کا نام توکّل ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۳۴)

پس اصل چیز توکّل ہے کیونکہ اس میں اسباب سے پورا پورا استفادہ اور خدا تعالےٰ پر کامل بھروسہ دونوں شامل ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:-

"اگر انسان تدبیر نہیں کرتا اور صرف توکّل کرتا ہے تو اُس کا توکّل پھوکا ہوگا۔ اور اگر نری تدبیر کر کے اُس (تدبیر) پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ پر توکّل نہیں ہے تو وہ تدبیر بھی پھوکی ہوگی۔ ایک شخص اُونٹ پر سوار تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس نے دیکھا، تعظیم کے لئے نیچے اُترا اور ارادہ کیا کہ توکّل کرے اور تدبیر نہ کرے۔ چنانچہ اُس نے اُونٹ کا گھٹنا نہ باندھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل کر آیا تو دیکھا کہ اُونٹ نہیں ہے۔ واپس آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں نے تو توکّل کیا تھا لیکن میرا اُونٹ جاتا رہا۔ آپ نے فرمایا کہ تُو نے غلطی کی، پہلے اُونٹ کا گھٹنا باندھتا اور پھر توکّل کرتا تو ٹھیک ہوتا۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۳۴)

الغرض تدبیر سے کام نہ لینا اور پھر خدا تعالےٰ پر بھروسہ کرنا بے فائدہ ہے اور توکّل کی حقیقت کے سراسر منافی ہے۔ اِسی طرح تدبیر ہی کو سب کچھ سمجھ کر اُسی پر بھروسہ کرنا اور خدا تعالیٰ کو بھُولے سے بھی یاد نہ کرنا یہ بھی ہرگز درست نہیں ہے۔ یہ دونوں ہلاکت کی راہیں ہیں اور ان سے بچنا ازبس ضروری ہے۔ پوری پوری تدبیر اور خدا تعالیٰ کی ذات پر پورا پورا بھروسہ ان دونوں چیزوں کے اجتماع کا نام توکّل ہے۔ ایک مسلمان کے اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کا تمام تر دارومدار ایسے ہی توکّل پر ہوتا ہے۔ جب اِس رنگ میں خدا تعالیٰ کی ذات پر توکّل کیا جائے تو آسمان سے اس کی مدد ضرور نازل ہوتی ہے سوائے اِس کے کہ خدا تعالیٰ کو اپنے بندے کا امتحان لینا مقصود ہو اور وہ اسے مصلحتاً عارضی ناکامی سے دوچار کرے۔ سو ایسی عارضی ناکامی عظیم الشان کامیابیوں اور انعامات کا پیش خیمہ ہوتی ہے نہ کہ سزا اور عقوبت کا۔

البتہ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر ہونے کے درخشندہ ثبوت کے طور پر نشان نمائی کی غرض سے اپنے بندوں کو اسباب سے استفادہ کرنے سے منع کر دیتا ہے۔ جب بذریعہ الہام الٰہی کسی خاص امر میں اسباب سے استفادہ نہ کرنے کی ہدایت ہو صرف اُس وقت اسباب کا ترک کیا جانا ضروری ہوتا ہے بصورت دیگر نہیں۔ اِس کی ایک درخشندہ مثال جو اِس زمانہ میں آسمانی رحمت کے نشان کے طور پر ظاہر ہوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ اعلان تھا جس کے ذریعہ آپ نے اپنے متّقی اور مخلص اور سچے اطاعت گزار بیعت کنندگان کو یہ اطلاع دی کہ انہیں طاعون کے ٹیکے کی کچھ ضرورت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ تُو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچّے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔ اُس وقت ٹیکہ نہ کرا کے ترکِ اسباب کا جو طریق اختیار کیا گیا وہ خدائی حکم کی تعمیل میں تھا۔ اِسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں توکل علی اللہ کی شرط کے ساتھ اسباب سے فائدہ اُٹھانے کی پُر زور تلقین فرمائی وہاں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ:-

"اگر کوئی شخص حکم خداوندی سے اسباب کو ترک کرتا ہے تو تم اُسے بُرا مت کہو اور خدا تعالےٰ کے قانون کو ایک تنگ و تاریک دائرہ میں محدود مت کرو۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۶)

لیکن یہ ایک استثنائی صورت ہے جو خاص خدائی حکم کے ماتحت اختیار کی جاتی ہے ورنہ عام حکم یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے بندے اُس کے پیدا کردہ اسباب سے فائدہ اٹھا کر پوری پوری تدبیر عمل میں لائیں لیکن اپنی اس تدبیر پر بھروسہ کر کے اسباب پرستی کے مرتکب نہ ہوں بلکہ اللہ تعالےٰ کے احکام کے موافق ہر ممکن تدبیر عمل میں لانے کے باوجود بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہی رکھیں اور توکّل (جس میں تدبیر اور اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ دونوں شامل ہیں) کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھائیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو خدا تعالےٰ انہیں اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نواز کر اور اُن کی کوششوں میں غیر معمولی برکت ڈال کر انہیں کامیاب و کامران اور مظفر و منصور کر دکھائے گا۔

زندگی

تم ہو جس زندگی کے گرویدہ
وہ علامت ہے ناتوانی کی
چار دِن عیش کر کے مر جانا
یہ نہیں رِیت زندگانی کی

جان دیتے ہیں جو رہِ حق میں
زندگی کا وقار ہیں وہ لوگ
جاودانی ہے آبرو اُن کی
غیر فانی بہار ہیں وہ لوگ

(ڈاکٹر محمود احسن امین آبادی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افتتاحی روح پرور خطاب

مغربی افریقہ میں ''نصرت جہاں فنڈ'' کے ذریعہ ہیلتھ سنٹرز اور سکولوں کا قیام

(فرمودہ ۱۵ر اخاء ۱۳۵۰ ہش (۱۵ر اکتوبر ۱۹۷۱ء)

(۴)

نائیجیریا میں ہیلتھ سنٹرز

نائیجیریا میں ڈاکٹروں کا ایک مسئلہ (ذکر انسٹر) پیدا ہوا اور ہماری پریشانی کا باعث بنا۔ ہمیں کچھ سمجھ نہیں آتی تھی کہ کیا ہو رہا ہے کیونکہ یعقوبو گوون بڑے پیار سے ملے تھے۔ میں نے ان سے بھی اپنی سکیم کے متعلق باتیں کی تھیں اور وہ بڑے خوش تھے۔ اب وہ ہمیں ڈاکٹروں کے لئے ریذیڈنشل پرمٹ نہیں دے رہے تھے۔ میں بڑا پریشان تھا کہ بات کیا ہے؟ شاید بیچ میں کوئی ایسا متعصب آدمی آگیا ہے جو روک ڈال رہا ہے۔ فکر تھا کہ کیا بات ہے؟ بعد میں یہ پتہ لگا کہ وہاں افریقن ڈاکٹر جو گورنمنٹ کے نوکر تھے انہیں یکدم یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر ہم استعفیٰ دے کر اپنی پریکٹس کریں تو زیادہ کما سکتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے استعفے دینے شروع کر دیئے جس سے حکومت نائیجیریا کو یہ خطرہ پیدا ہو گیا کہ بہت سارے ہسپتال بند کرنے پڑیں گے۔ غرض انہوں نے ہمارے ڈاکٹروں کو روک دیا اور کہا کہ ہم اجازت نہیں دیتے اور وجہ یہ بتائی کہ جس نے ہاؤس جاب نہیں کیا اس کو ہم اجازت نہیں دیں گے۔ اب ہاؤس جاب تو سالہا سال ڈاکٹر نہیں کرتے۔ بعض ڈاکٹروں کی پندرہ پندرہ سال کی پریکٹس ہے اور یہ پندرہ سال کی پریکٹس ہاؤس جاب سے بہرحال زیادہ کوالیفکیشن ہے۔ ہاؤس جاب تو صرف ایک سال کا ہوتا ہے مگر پھر بھی انہوں نے کہا کہ نہیں ہم نے اجازت نہیں دینی۔

اتفاق کی بات ہے اور یہ بھی خدا کی شان ہے کہ مجھے خیال آیا کہ میں لیپٹے منٹن کو لکھ دوں کہ ان سے کہو کہ اپنے ہسپتالوں میں ہمارے ڈاکٹروں کو ہاؤس جاب کروا دو۔ خیال یہ تھا کہ ممکن ہے ان کو ڈاکٹروں کی ضرورت ہو۔ ادھر ہمارے مبشر انچارج نے لکھا کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ ہم کر سکتے ہیں۔ غرض وہ اپنی ضرورت پوری کرنا چاہتے تھے میرے ساتھی کچھ گھبرائے۔ میں نے کہا گھبرانے کی بات نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کیا ہے ہم نے وہاں سردست چار ہیلتھ سنٹرز کھولنے تھے مگر اب ہم ان کو لکھ رہے ہیں کہ ہم دس ڈاکٹر بھیجتے ہیں جنہیں تم ہاؤس جاب کرواؤ اور ایک سال کے بعد ان کو فارغ کر دینا۔ اگر وہ دس بارہ کی اجازت دے دیں تو وہاں سولہ ہیلتھ سنٹرز کھل جائیں گے۔

اس وقت سوال تھا۔ پہلے کا وہ اللہ تعالیٰ نے دے دیا ہے۔ جماعت نے پہلے سے زیادہ قربانی کی اور اس طرح غلبہ اسلام کی اس مہم کی حرکت میں بڑی شدت پیدا ہو رہی ہے اور اس سے ہم امید رکھتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا عنقریب ساری دنیا کے دل میں گاڑ دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ہیلتھ سنٹرز کا قیام اور اس کا اثر

اس وقت تک جو ڈاکٹر وہاں پہنچ چکے ہیں۔ ان کی تعداد ۹ ہو چکی ہے۔ جو تیار ہیں اور روانہ ہونے والے ہیں۔ ان کی تعداد ۹ ہے۔ یعنی سولہ کا وعدہ کر کے آیا تھا۔ پانچ سال کے لئے اور سولہ کی بجائے اٹھارہ ڈاکٹر ڈیڑھ سال سے بھی کم عرصہ میں پہنچ جائیں گے۔

ایک اس کا اور اثر ہوا۔ وہاں کے پیراماؤنٹ چیفس پہلے یہ سمجھتے تھے کہ امام جماعت احمدیہ آئے ہیں۔ ان کے دل میں پیار تو بڑا ہے۔ لیکن انہوں نے ایسا وعدہ کیا ہے کہ جسے یہ اتنی جلدی پورا نہیں کر سکیں گے۔ ان کے دل میں چونکہ یہ خیال تھا اس لئے وہ آرام سے بیٹھے ہوئے تھے۔ جب ہمارے ڈاکٹر پہنچنے لگے تو انہوں نے کہا ہمیں اور ڈاکٹر دیں ہم زمین دیتے ہیں ہم اور ہاسپٹل (ہیلپ) کرتے ہیں۔ ہم حکومت سے اجازت لے کر دیتے ہیں۔ ہمیں اور ڈاکٹر دیں پس اس وقت تک انیس ۱۹ اور ڈاکٹروں کا مطالبہ آچکا ہے ان اٹھارہ کے علاوہ جن میں سے اکثر پہنچ چکے ہیں اور کچھ پہنچنے والے ہیں۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہی فضل سے ہمارا کام بڑی جلدی کر دیا اور اس میں برکت ڈال دی۔

ایک امریکن غانا میں ریسرچ سکالر کے طور پر کام کر رہا ہے۔ اس نے ایک افریقن عورت سے شادی کی ہوئی ہے۔ وہ مجھے ٹیچی من (غانا) میں ملا تھا۔ یہ ٹیچی من وہ جگہ ہے جہاں حال ہی میں ہمارا ایک ہیلتھ سنٹر کھلا ہے۔ چند دن ہوئے اس کے متعلق الفضل میں چھپا ہے۔ میرے دورے کے وقت یہ امریکن وہاں ٹیچی من میں بھی آیا ہوا تھا۔ اب وہ سیاحت پر ہے۔ مجھے یہاں بھی ملا۔ یہاں میرے سامنے تو بات نہیں کی لیکن ہمارے دوستوں سے کہنے لگا کہ انہوں نے مغربی افریقہ کے ممالک میں جو پروگرام بنایا ہے ہم نے سوچا کہ اگر ہم اتنا بڑا پروگرام طے کرتے تو باوجود ساری دنیا کی دولت ہمارے پاس ہونے کے ہم اس کو تین سال میں مکمل کر سکتے تھے۔ مگر ابھی تو ایک سال نہیں گزرا کہ آپ کے کام شروع ہو گئے ہیں۔ تم کس طرح اور کیا کرتے ہو؟ ہمیں تو سمجھ نہیں آرہی۔

غیر کیا جانے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل کب۔ کس پر اور کیوں نازل ہو گا۔ یہ امر انسان کے دماغ میں بھی نہیں آتا۔ یہ تو اسی کو پتہ لگتا ہے جس پر فضل نازل ہو رہا ہوتا ہے۔

ٹیچی من کا ہیلتھ سنٹر

''ٹیچی من'' میں ایک بہت بڑا عیسائی پیراماؤنٹ چیف ہے۔ یہ اپنے علاقے کا صدر بھی ہے۔ اور کنگ کہلاتا ہے اور غانا کے پیراماؤنٹ چیفس کی جو مجلس ہے جسے انہوں نے ابھی تک روایتاً رکھا ہوا ہے اس مجلس کا یہ نائب صدر ہے یعنی چیفس کے لحاظ سے سارے غانا میں یہ دوسرے نمبر پہ ہے۔ غرض یہ اتنا بڑا چیف اور پھر عیسائی ہے۔ بایں ہمہ اس نے ہمیں اڑھائی سو ایکڑ زمین مفت دی ہے اور جب میں وہاں گیا تھا تو اس نے جو ایڈریس پڑھا وہ اس طرح لگتا تھا کہ گویا کسی احمدی کا لکھا ہوا ہے۔

ٹیچی من میں کیونکہ عیسائی پہلے سے پہنچے ہوئے ہیں۔ یہاں عیسائیوں نے دو بڑے ہسپتال بنا رکھے ہیں۔ ایک کیتھولک ہسپتال ہے اور دوسرا کسی اور عیسائی فرقے کا ہے اس وقت میرے ذہن میں نہیں کہ وہ کس فرقہ کا ہے۔ بہرحال ان دونوں ہسپتالوں میں یورپین ڈاکٹر ہیں۔ چنانچہ جس وقت میں نے اپنی جماعتوں کے دوستوں سے کہا کہ ٹیچی من میں ہیلتھ سنٹر کھولو تو وہ مجھے اصل وجہ تو نہ بتائی نہ اور کہیں یہاں مناسب نہیں ہے۔ پھر مجھے یہاں خط لکھنے شروع کئے کہ یہ جگہ مناسب نہیں ہے۔ اس سے تو فلاں جگہ اچھی ہے اگر آپ اجازت دیں تو وہاں کھول دیں۔

میرے دماغ نے فیصلہ کیا تھا کہ اس جگہ ہیلتھ سنٹر ضرور کھلنا چاہیئے کیونکہ ٹیچی من ایک مرکزی نقطہ بنتا ہے اس لحاظ سے کہ اس کے جنوب مشرق اور مغرب میں عیسائی اور بت پرست (پیگن) زیادہ ہیں اور مسلمان نسبتاً کم اور شمال میں مسلمانوں کی اکثریت ہے اور یہ ایک مرکزی نقطہ ہے۔ عیسائیوں نے وہاں اپنا سارا زور لگایا ہوا تھا کیونکہ وہ بت پرستوں کو عیسائی بنا رہے تھے اور مسلمانوں کے بچوں میں اپنا جال پھیلا رہے تھے۔ ہماری جماعت کے دوستوں کا یہ خیال تھا کہ دو مشن ہسپتال ہیں۔ جن کی اچھی عمارتیں ہیں جن میں یورپین ڈاکٹر بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ تردد لگا ہوا تھا کہ اور حکومت ہمارے ہسپتال کو روک دے گی جس سے ہماری سبکی ہو گی۔ مگر میرا دل کہتا تھا کہ میں نے یہیں ہسپتال بنانا ہے۔ چنانچہ وہ مجھے بار بار خط لکھ رہے تھے کہ یہ جگہ مناسب نہیں ہے فلاں جگہ مناسب ہے وہاں ہسپتال ہونا چاہیئے میں نے کہا کہ جب میں نے فیصلہ کر دیا ہے تو وہیں بنے گا۔ چنانچہ میں نے یہاں سے ڈاکٹر بشیر صاحب کو بھیج دیا۔ وہ سرحد کے رہنے والے ہیں اور بڑے ہی مخلص ہیں۔ انہوں نے بڑا اچھا کام کیا ہے۔

چنانچہ اس علاقے کا جو عیسائی ہیلتھ آفیسر تھا اس نے ہمارے حق میں رپورٹ دے دی اور رپورٹ دے کر وہ خود چھٹی پر چلا گیا۔ اس کی جگہ عارضی طور پر جو دوسرا آدمی آیا وہ بڑا متعصب تھا اس نے عیسائی پادریوں اور ڈاکٹروں سے مل کر مرکزی حکومت پر زور دینا شروع کیا کہ ان کو ہسپتال کھولنے کی اجازت نہ دو۔ چنانچہ معاملہ کھٹائی میں پڑ گیا۔

پھر انہوں نے مجھے لکھنا شروع کیا کہ یہاں یہ نقصہ ہے۔ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا تم گھبراتے کیوں ہو؟ چار پانچ مہینے تک یہی حالت رہی مگر انہوں نے اس عرصہ میں ہمارے ڈاکٹر کا ریذیڈنشل پرمٹ منسوخ نہیں کیا کیونکہ پہلا ہیلتھ آفیسر یہ رپورٹ کر چکا تھا کہ عمارت بھی مناسب ہے اور ڈاکٹر بھی اہل ہے۔ چنانچہ حکومت نے کہہ دیا کہ جب تک ہم اجازت نہیں دیتے اس وقت تک یہ ڈاکٹر پریکٹس کرے۔ ہم کچھ نہیں کہیں گے چنانچہ اس نے پریکٹس شروع کر دی۔ پریکٹس کے دوران ایک دن کیتھولک کے علاوہ عیسائیوں کے دوسرے فرقے کا جو ہسپتال تھا اس کا یورپین ڈاکٹر اچانک مر گیا اور ان کے پاس کوئی ڈاکٹر نہ رہا اور یہ جو کیتھولک ڈاکٹر تھا یہ ایک دن بیمار پڑ گیا اور اسی دن ایک بڑی خطرناک مریضہ کا کیس آگیا۔ اس پر انہیں مجبوراً رات کو ہمارے ڈاکٹر بشیر کے پاس درخواست کرنی پڑی کہ اس طرح ایک مریضہ آئی ہوئی ہے تم ہمارے ہسپتال میں آکر اس کا اپریشن کر دو۔ انہوں نے اپریشن کیا اور وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوا اور مریضہ اچھی ہو گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کچھ ایسے مریض تھے جن کو ان عیسائی ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے رکھا تھا پھر جب ہمارا ڈاکٹر پہنچا تو مریض کے رشتہ دار جو کہ ذرا سا بھی کہیں سے سہارا ملے تو اس کی تلاش کرتے ہیں ہمارے ڈاکٹر کے پاس آگئے۔ انہوں نے ان کا علاج کیا تو خدا کے فضل سے ان میں سے بہت سے اچھے ہو گئے جنہیں عیسائی ڈاکٹر لاعلاج قرار دے چکے تھے۔

اب یہ چیز تو کسی منصوبے کے اندر نہیں آتی۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو آسمان سے نازل ہوتا ہے۔

پس اٹھارہ ڈاکٹروں کا تو میں نے وعدہ کیا تھا اور وہ بھی ان سے کہا تھا کہ انشاء اللہ پانچ سال کے اندر انتظام ہو جائے گا مگر اب یہ اٹھارہ تو سمجھیں کہ پہنچ گئے ہیں کیونکہ چودہ ڈاکٹر پہنچ چکے ہیں اور چار تیار ہیں چند دنوں تک پہنچ جائیں گے علاوہ ازیں انیس ڈاکٹروں کے اور مطالبے آگئے ہیں اور اگر نائیجیریا نے کہیں کہا کہ ہاؤس سرجن کے طور پر ڈاکٹر دے دو اور اس طرح ہماری مدد کرو تو شاید اللہ تعالیٰ اور بھی سامان پیدا کر دے (باقی)

اسرائیل میں لاطینی زبان اعلیٰ سطح تک کی تعلیم کے لئے ذریعہ تعلیم ہے۔ ایران کے ہزاروں انجینئروں کو فارسی میں تعلیم دی جاتی ہے۔ قیام پاکستان سے قبل جامعہ عثمانیہ میں ایم۔ ایس۔ سی کی سطح تک اردو ذریعہ تعلیم کا تجربہ ہو چکا ہے تو پھر آج اردو کو کیسے کوتاہ دامن سمجھ لیا جائے کہ اس میں اصطلاحات کا کام نہیں ہو سکتا۔ ضروری ہے کہ اردو زبان کو اب فوراً اس کا حق دیا جائے اور اسے اعلیٰ سطح تک کی تعلیم کے حصول میں ذریعہ تعلیم بنایا جائے۔ اصطلاحات کا کام تیز تر کیا جائے اور اس معاملہ میں یہ بھی لحاظ رکھا جائے کہ اصطلاحات پر کام کرنے والے ادارے آپس میں تعاون و یکجہتی سے کام لیں تاکہ اصطلاحات کے تراجم میں یکسانی رہے۔ قومی زبان کو ذریعہ تعلیم بنائے جانے کے ساتھ ساتھ اس میں اعلیٰ ملازمتوں کے امتحانوں میں سوالات کے جوابات لکھنے کی بھی اجازت دی جائے تاکہ امیدوار اپنی ذہنی صلاحیتوں کو بہترین رنگ میں استعمال کر سکیں اور اپنے خیالات کا بہترین رنگ میں اظہار کر سکیں۔

(باقی)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

ہمارے تعلیمی مسائل

(مکرم ظہور الدین صاحب ایم بی اے)

ہمارے نظام تعلیم میں دور رس تبدیلیاں لانے کے لئے عوامی حلقوں کی طرف سے کئی بار آواز اٹھائی گئی جس کے نتیجہ میں کمیشن بھی بنائے جاتے رہے جن کی رپورٹوں میں اگرچہ نظریاتی طور پر تو ایسی سفارشات کی گئیں جن میں تصور پاکستان اور قومی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اقدامات تجویز کئے گئے تھے مگر ان کے نفاذ سے عملاً وہ نتائج نہ برآمد ہو سکے جن کا تقاضا کیا گیا تھا۔ ۱۹۵۹ء میں قومی تعلیمی کمیشن نے ایک رپورٹ تعلیمی مسائل کے بارے میں پیش کی تھی جو ۳۰۰ صفحات پر مشتمل تھی اس کمیشن میں چار بین الاقوامی ماہرین تعلیم شامل تھے یونیسکو (Unesco) اور فورڈ فاؤنڈیشن کی امداد بھی لی گئی لیکن عوام کو اعتماد میں نہ لیا گیا تھا۔ اسلئے بے نتیجہ رہی۔ اس کے بعد ۱۹۷۰ء میں ایئر مارشل نور خان کے تحت بھی ایک تعلیمی پالیسی بنی مگر خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا۔ اب عوامی حکومت کے قیام کے بعد پھر نئی تعلیمی پالیسی تشکیل دی جا رہی ہے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق اس مقصد کے لئے چودہ صد ماہرین تعلیم کام کر رہے ہیں۔ ذیل میں تعلیم اور نظام تعلیم سے متعلق مسائل زیر بحث لا کر موجودہ نظام تعلیم کے کچھ نقائص کا تذکرہ کر کے ان کے تدارک کی تجاویز پیش کی گئی ہیں

۱۔ تعلیم کی اہمیت اور بنیادی مقصد

جہاں تک تعلیم کی اہمیت کا تعلق ہے وہ اس بات سے واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو علم کی وجہ سے ہی فرشتوں پر امتیاز حاصل ہوا۔ اسی طرح حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا جو پہلا لفظ نازل ہوا وہ یہ تھا کہ "اقراء" یعنی پڑھ۔ قرآن حکیم میں لفظ علم اور اس کے مشتقات چار سو سے زیادہ مرتبہ آئے ہیں۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں دین اسلام ایک عظیم علمی تحریک ہے آج اقوام متحدہ نے تعلیم کو انسان کے بنیادی حقوق میں شمار کیا ہے۔ مگر حضرت رسول اکرم نے اسے ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض قرار دیا۔ حقوق کو تو چھوڑا جا سکتا ہے مگر فرض سے اغماض نہیں کیا جا سکتا۔ اور پاکستان کے قیام میں بھی سرسید کی تعلیمی تحریک نے بڑا اہم کردار ادا کیا

بلاشبہ اس تحریک نے مسلمانوں کو دوبارہ اپنے ملی مفادات کے تحفظ کا شعور بخشا اور اپنی مخصوص اقدار کے تحت زندگی گزارنے کے لئے علیحدہ وطن حاصل کرنے کی لگن پیدا کی۔ پس پاکستان جو کہ ایک نظریاتی مملکت ہے ایسا نظام تعلیم ہونا چاہیئے کہ جو ان مقاصد کے تحفظ میں جو تشکیل پاکستان کا باعث بنے تھے۔ بنیادی کردار ادا کرے اور جو ہمارے مذہب ثقافت اور روایات کے مطابق ہو۔

۲۔ موجودہ نظام تعلیم

یہ حقیقت ہے کہ ہمارا موجودہ نظام تعلیم لارڈ میکالے کا تیار کیا ہوا ہے۔ جس کا مقصد صرف یہ تھا کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کا کام چلانے کے لئے کلرک تیار کئے جائیں۔ اسے کسی قوم یا مذہب کے ثقافتی یا نظریاتی ورثے کی گہری چھاپ اجاگر کرنے سے کوئی غرض تھی نہ قومی امنگوں کا احترام اس نظام تعلیم کے نفاذ کے نتائج کے بارے میں اکبر الہ آبادی نے فرمایا تھا۔

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
صد حیف کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

انگریزوں کے جانے کے بعد بھی یہ غلامانہ ذہنیت پیدا کرنے والا بے مقصد نظام تعلیم تھوڑی سی تبدیلیوں کے ساتھ آج تک اپنایا جا رہا ہے جسے اب یکسر ترک کر دینا چاہیئے۔

۳۔ ذریعہ تعلیم

اردو زبان قومی زبان ہونے کے باوجود اپنا مقام حاصل نہیں کر سکی ملک میں ذریعہ تعلیم انگریزی ہے اور اعلیٰ ملازمتوں کے امتحانات کے پرچوں کے جوابات بھی لازمی طور پر اس زبان میں حل کرنے کی پابندی ہے۔ قطع نظر اس سے کہ کسی زبان کو اپنانے سے صرف وہ زبان ہی نہیں اپنائی جاتی بلکہ جس قوم کی وہ زبان ہو اس کی معاشرت بھی راہ پا جاتی ہے اور طرز فکر بھی ویسا ہی ہو جاتا ہے ہمارے طلباء کو انگلش میڈیم اور پھر انگریزی زبان کے تسلط نے جس قدر الجھنوں میں ڈالا ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں ہے اس کا اندازہ امتحانات میں کمپارٹمنٹ میں آنے والے طلباء کی تعداد سے کیا جا سکتا ہے جو صرف انگریزی میں فیل ہونے کی وجہ سے اپنے کئی قیمتی سال اور ذہنی صلاحیتیں کھو دیتے ہیں۔ یہ ستم ظریفی بھی کئی بار ہوتی ہے کہ طالب علم نے انٹر میں انگریزی میں فیل ہونے کے باوجود عبوری طور پر بی اے میں داخلہ حاصل کیا اور ایک طرف وہ بی اے فائنل میں کالج کے آخری امتحان میں بھی کامیاب قرار پایا مگر دوسری طرف وہ انٹر کی کمپارٹمنٹ (انگریزی) میں بار بار کوشش کے باوجود ناکام رہا اور تعلیم کو خیرباد کہہ گیا۔ کئی طلباء شاہراہ تعلیم پر اس انگلش میڈیم اور انگریزی زبان کی "دیوار چین" کو پھاند نہ سکنے کی وجہ سے یہ راستہ ہی چھوڑ گئے۔ چند سال قبل انگلستان کے ایک ماہر تعلیم یہاں آئے اور ہمارے ہاں اپنی (انگریزی) زبان کی "قدردانی" دیکھ کر یوں گویا ہوئے۔

"بھئی آپ کی ہمت قابل داد ہے جو اپنے بچوں کو ایک غیر زبان کے ذریعہ تعلیم دیتے ہیں اگر میں انگلستان میں انگریز بچوں کو اردو کے ذریعہ تعلیم دینے کی سفارش کروں تو مجھے یقیناً اگلی رات کسی دماغی ہسپتال میں کاٹنی پڑے۔"

نوجوانوں میں ذہنی کجروی کی وجہ بیان کرتے ہوئے کرنل محمد خان ڈائریکٹر آرمی ایجوکیشن کہتے ہیں:۔

"اس ضمن میں میری ایک اور تھیوری ہے اور وہ یہ کہ اس کی بنیادی وجہ انگریزی کا ذریعہ تعلیم ہونا ہے بلکہ میرے نزدیک معاشرے کی بے شمار برائیوں کی جڑ انگلش کا تعلیمی میڈیم ہوتا ہے۔"

اسی طرح ڈاکٹر اشتیاق حسین وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی کے خیال میں بھی

"ہمارے معاشرہ میں ہزاروں خرابیاں اس وجہ سے پیدا ہوتی ہیں کہ ہم ایک غیر زبان کو جو ایک غیر مسلم معاشرہ کی ترجمان ہے سینہ سے لگائے ہوئے ہیں۔" اور طلباء پر اس زبان کے تسلط کو میجر آفتاب حسن ناظم شعبہ تالیف و تصنیف و ترجمہ جامعہ کراچی نے "ایک عذاب" قرار دیا۔ ان سطور کے لکھنے کی وجہ کسی زبان سے کوئی تعصب نہیں۔ بلاشبہ ایک عظیم علمی خزانہ اس زبان میں ہے لیکن اس زبان کا تسلط کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے اور نہ اس کا تعلیمی میڈیم ہونا درست ہے کہا جاتا ہے کہ اصطلاحات کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ جو حل نہ ہو سکے مگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۷)

مسل نمبر ۲۰۶۲۵

میں فریدہ خانم زوجہ محمد اسلم راجہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بعیت پیدائشی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ۸/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

(i) طلائی زیور وزنی چار تولے قیمتی اندازاً ۶۸۰/- روپے

(ii) حق مہر مبلغ تین صد (۳۰۰/-) بذمہ خاوند

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: فریدہ خانم ۷۵/۶ عزیز آباد۔ کراچی نمبر ۳۸۔

گواہ شد: محمد اسلم راجہ خاوند موصیہ ۷۵/۶ - عزیز آباد کراچی نمبر ۳۸

گواہ شد: چوہدری نعمت عالم خان جنگوی ۷۵/۶ عزیز آباد کراچی نمبر ۳۸۔

مسل نمبر ۲۰۶۲۶

میں عنایت بیگم زوجہ شیخ جمال احمد صاحب قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن کیمبلپور ضلع کیمبلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ ۱/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:

(۱) حق مہر مبلغ آٹھ صد روپے بذمہ خاوند۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ: عنایت بیگم اہلیہ شیخ جمال احمد قریشی صدر بازار مکان ۱۱۲/۱۱۳ کیمبلپور۔

گواہ شد: شیخ جمال احمد خاوند موصیہ ۱۱۲/۱۱۳ صدر بازار کیمبلپور

گواہ شد: سہیل اختر علی ۱۱۲/۱۱۳ صدر بازار کیمبلپور

مسل نمبر ۲۰۶۲۷

میں محمد شریف ولد علی اصغر صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی ساکن احمد آباد اسٹیٹ

ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ ۱۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۱۱/- روپے ہے میں تا حیات اپنی آمد کے جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: محمد شریف احمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر سندھ

گواہ شد: محمد شریف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ احمد آباد اسٹیٹ۔

گواہ شد: محمد اکبر فضل مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر

مسل نمبر ۲۰۶۲۸

میں عائشہ بی بی بیوہ مولا بخش صاحب مرحوم قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن ڈاہرانوالہ ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

(i) حق مہر وصول شدہ ۳۲ روپے

(ii) پرانی سلائی مشین مالیتی ۸۰ روپے

(iii) نقد رقم ۴۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: عائشہ بی بی معرفت منہاس میڈیکل سٹور ڈاہرانوالہ ضلع بہاولنگر۔

گواہ شد: میر عبدالرشید تبسم مربی سلسلہ احمدیہ

گواہ شد: محمد اکمل لقمان خورد چک ۱۶۶/مراد ضلع بہاولنگر

مسل نمبر ۲۰۶۲۹

میں فاطمہ بی بی زوجہ چوہدری غلام حیدر صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۶۵ء ساکن ۵۶/۴-R ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۱/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

(۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ دو صد روپے

(۲) زیور طلائی ۲ تولے مالیتی ۳۶۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۶۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: فاطمہ بی بی چک ۵۶/۴-R ڈاکخانہ ہارون آباد۔ ضلع بہاولنگر۔

گواہ شد: غلام حیدر خاوند موصیہ چک ۵۶/۴-R ضلع بہاولنگر۔

گواہ شد: میر عبدالرشید تبسم مربی سلسلہ احمدیہ ضلع بہاولنگر۔

مسل نمبر ۲۰۶۳۰

میں ثریا پروین زوجہ محمد معین خان صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی ساکن کوارٹر ۱۰۰/۹ ایس ۴۰ ملیر کالونی کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۱/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

(۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۷۵۰/- روپے

(۲) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزنی ۲ ۱/۲ تولے قیمتی ۴۵۰/- روپے۔

(iii) ایک عدد سنگر مشین مالیتی ۳۸۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: ثریا پروین کوارٹر نمبر ۱۰۰/۹ ایس ۴۰ ملیر کالونی کراچی نمبر ۳۷۔

گواہ شد: محمد معین خان شوہر موصیہ ۱۰۰/۹ ایس ۴۰ ملیر کالونی کراچی ۳۷

گواہ شد: محمد شفیع ہاشمی۔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ سعود آباد کراچی

ماہنامہ "تحریک جدید" ربوہ

جیسا کہ پہلے احباب کو اطلاع دی جا چکی ہے اب ماہنامہ تحریک جدید ہر ماہ کی دس تاریخ کو شائع ہوتا ہے اور اسی روز حوالہ ڈاک کر دیا جاتا ہے۔ اگر کسی خریدار کو بیس تاریخ تک پرچہ نہ ملے تو ہمیں اطلاع دیں تاکہ پرچہ دوبارہ ارسال کر دیا جائے۔ البتہ دیر سے اطلاع آنے پر پرچہ بھیجنا مشکل ہو جاتا ہے۔

اس بات کا احباب خاص طور پر خیال رکھیں کہ جب تک آپ کی طرف سے اطلاع نہ ملے کہ پرچہ نہیں ملا دفتر کو اس یقین پر قائم رہنا پڑتا ہے کہ پرچہ ضرور مل گیا ہوگا۔ کیونکہ پرچہ کی ترسیل سے قبل ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ کسی خریدار کا نام رہ نہ جائے۔ اور اگر ڈاک میں پرچہ گم ہو جائے تو دفتر از خود اس بات کا علم حاصل نہیں کر سکتا اس لئے پرچہ نہ ملنے کی صورت میں آپ کی طرف سے اطلاع کا آنا از بس ضروری ہے۔

بعض خریدار صاحبان کا چندہ واجب الادا ہے انہیں خطوط کے ذریعہ بھی یاد دہانی کرائی گئی ہے اور اس نوٹ کے ذریعہ بھی یاد دہانی کرائی جاتی ہے کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ جو دوست استطاعت رکھتے ہیں وہ دو چار سالوں کا چندہ اکٹھا ہی ادا کر دیں تاکہ انہیں بار بار کی ادائیگی کی کوفت برداشت نہ کرنی پڑے۔

ہم آپ کے تعاون کی تہہ دل سے قدر کرتے ہیں۔

(مینیجنگ ایڈیٹر)

نئی کوٹھی برائے فوری فروخت

مسجد احمدیہ دارالذکر کے قرب میں ایک نہایت مضبوط اور ماڈرن ڈیزائن کی دو منزلہ خوبصورت کوٹھی جس میں چار بیڈروم فلش باتھ اور متعدد کمرے ایک تہہ خانہ اور کشادہ لان ہیں فوری فروخت کرنی ہے خواہش مند احباب جلدی رجوع فرماویں۔

دفتر کا فون نمبر ۶۹۳۷۱ گھر کا ۸۳۱۴۹

اے آر حقیقانی مغل اسٹیٹ ایجنسی ۶۵ شاہراہ قائد اعظم لاہور

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استقلال اسے کہتے ہیں کہ کسی کام کی حکمت سمجھ میں آئے یا نہ آئے انسان برابر اسے کرتا ہے

نماز باجماعت بھی استقلال کا مادہ پیدا کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"استقلال اس بات کو کہا جاتا ہے کہ کسی کام کی حکمت سمجھ میں آئے یا نہ آئے انسان برابر اسے کام میں لگا رہے۔ بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہمارے سپرد جو کام کیا گیا ہے ہماری سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیوں ہمارے سپرد کیا گیا ہے حالانکہ استقلال کے معنے ہی یہ ہیں کہ انسان جس کام پر مقرر کیا جائے خواہ اس کام کی غرض اس کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے اسے کرتا چلا جائے۔ اس مادہ کو خدام الاحمدیہ مختلف تجارب سے بڑھا سکتے ہیں۔ مثلاً روزانہ یا ہفتہ وار خدام الاحمدیہ کی حاضری لیں۔ اور جو نہ آئیں یا کبھی آجائیں اور کبھی نہ آئیں ان کے نام نوٹ کریں اور سمجھ لیں کہ ان میں استقلال کا مادہ نہیں۔ پھر ان غیر مستقل مزاج ممبروں کو توجہ دلاؤ کہ اپنے نقص کو رفع کریں۔ اور اپنے اندر استقلال پیدا کریں۔ اور جب دیکھیں کہ وہ پھر بھی توجہ نہیں کرتے تو اپنے افسروں کے پاس ان کی شکایت کریں۔ ...

... مگر ضروری ہے کہ پہلے خود ان کا علاج سوچا جائے اور ان سے عدم استقلال کا مرض دور کرنے کے لئے کوئی مناسب تجویز کی جائے مثلاً ایک علاج یہی ہو سکتا ہے کہ روزانہ کوئی کام انہیں کرنے کے لئے دیا جائے اور پھر دیکھا جائے کہ وہ باقاعدہ اس کام کو کرتے ہیں یا نہیں۔ یہ ضروری ہے کہ وہ کام ایسا ہو جو سب کو نظر آتا ہو خواہ کتنا ہی حقیر نظر آنے والا کیوں نہ ہو مثلاً یہ کام بھی ہو سکتا ہے کہ انہیں کہہ دیا جائے کہ روزانہ دس بجے اپنے گھر سے باہر نکل کر پانچ منٹ اپنے مکان کا پہرہ دے۔ بظاہر یہ ایک بیوقوفی کی بات دکھائی دے گی مگر تمہیں تجربہ کے بعد معلوم ہو جائے گا کہ اس بظاہر بیوقوفی والی بات پر عمل کرنے کے نتیجہ میں رفتہ رفتہ اس میں استقلال کی عادت پیدا ہو جائے گی۔ اور درحقیقت کسی ایک کام کا بھی باقاعدگی کے ساتھ کرنا انسان کے اندر استقلال کا مادہ پیدا کر دیتا ہے ہم پانچ وقت جو روزانہ نمازیں پڑھتے ہیں یہ بھی استقلال پیدا کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ اسی لئے میں کہا کرتا ہوں کہ جس نے ایک نماز بھی چھوڑ دی اس کے متعلق یہی سمجھا جائے گا کہ اس نے سب نمازیں چھوڑ دیں مگر جو شخص پانچوں وقت کی نمازیں باقاعدہ پڑھنے کا عادی ہے اس کی طبیعت میں ایک حد تک ضرور استقلال پایا جاتا ہے مگر جو شخص دس سال کے بعد بھی ایک نماز چھوڑ دیتا ہے وہ عدم استقلال کا مریض ہے پس اپنے اندر استقلال پیدا کرنے کی کوشش کرو چاہے کسی چھوٹی سی چھوٹی بات پر مداومت کے ذریعہ کیوں نہ ہو۔ تم کہہ سکتے ہو کہ جب کوئی شخص نماز پڑھتا ہے تو پھر کوئی اور ایسا کام اس کے سپرد کرنے کی کیا ضرورت ہے جو استقلال پیدا کرنے والا ہو۔ مگر یہ صحیح نہیں کیونکہ تم اس کی نمازوں کی نگرانی نہیں کر سکتے لیکن جو کام تم اس کے سپرد کرو گے اس کی نگرانی تم ضرور کرو گے۔ پھر ممکن ہے کہ وہ نمازیں پڑھتا ہی نہ ہو یا پانچ میں سے تین نمازیں پڑھتا ہو اور دو چھوڑ دیتا ہو۔ یا چار پڑھتا ہو اور ایک چھوڑ دیتا ہو۔ یا مہینہ میں سے کوئی ایک نماز چھوڑ دیتا ہو تو اس بات کا تمہیں پتہ نہیں لگ سکتا کہ وہ نمازوں میں باقاعدہ ہے یا نہیں کیونکہ وہ ذاتی عبادت ہے اور ذاتی عبادت کی دوسرا شخص مکمل نگرانی نہیں کر سکتا لیکن وہ حکم جو تم خود دوسرے کو دو گے اس کی نگرانی بھی کرو گے۔ اور اس طرح اس کے اندر استقلال کا مادہ پیدا ہوتا چلا جائے گا۔"

(الفضل ۱۷ مارچ ۱۹۳۹ء)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاڑکانہ ۹ فروری۔ صدر پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے لندن کے ایک اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کے نمائندے کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ بھارت برابر جنگ بندی کی سنگین خلاف ورزیاں کر رہا ہے۔ اور اندرون ملک بے اطمینانی پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے اس کے سیاسی اور فوجی عزائم اب بھی وہی ہیں جو پہلے تھے۔ ان حالات میں اگر فوری طور پر مارشل لاء ہٹایا گیا تو اس کے نتائج خطرناک نکل سکتے ہیں۔

آپ نے کہا حکومت ملک میں جو اصلاحات نافذ کرنا چاہتی ہے ان کے لئے بھی فی الحال مارشل لاء کا نفاذ ضروری ہے۔ صدر نے کہا میں ۲۵ مارچ کو اہم زرعی اصلاحات اور مزدوروں کے متعلق حکومت کی نئی پالیسی کا اعلان کروں گا۔ اگر موجودہ حالات میں قومی اسمبلی کا اجلاس بلایا گیا تو مفاد پرست اشخاص ان اصلاحات کو ناکام بنانے کے لئے قومی اسمبلی کو استعمال کریں گے۔ لہذا سردست نہ تو مارشل لاء ہٹایا جا سکتا ہے اور نہ ہی قومی اسمبلی کا اجلاس بلانے کا پروگرام ہے۔ ویسے حکومت کی کوشش یہی ہے کہ مارشل لاء کا نفاذ ضرورت سے ایک لمحہ بھی زائد نہ رہے اور جلد سے جلد اختیارات قومی اسمبلی کو سونپ دیئے جائیں۔

اسلام آباد ۹ فروری۔ صدر پاکستان کے سیاسی مشیر جناب محمود علی نے بتایا ہے کہ حکومت جنگی قیدیوں کی واپسی کے لئے مسلسل کوشش کر رہی ہے۔ صدر نے اس سلسلے میں جو وزارتی کمیٹی قائم کی ہے جلد ہی اس کا اجلاس ہو رہا ہے جس میں اس مسئلہ کے سب پہلوؤں کا جائزہ لے کر طریق کار وضع کیا جائے گا اور کوشش کی جائے گی کہ بھارت جلد سے جلد جنگی قیدیوں کی واپسی پر آمادہ ہو سکے۔

راولپنڈی ۹ فروری۔ پاکستان کے مرکزی وزیر خزانہ جناب مبشر حسن نے بتایا ہے کہ حکومت نے پانچ لاکھ من گندم فوری طور پر آزاد کشمیر کو دینے کا فیصلہ کیا ہے حکومت آزاد کشمیر کی کسی قسم کی مدد سے بھی دریغ نہیں کرے گی۔

مظفر آباد ۹ فروری۔ حکومت آزاد کشمیر کے صدر سردار عبدالقیوم نے بتایا ہے کہ کشمیر کی سرحد پر بھارت کے جنگی عزائم کی وجہ سے سنگین خطرات درپیش ہیں آپ اس سلسلے میں عنقریب صدر پاکستان مسٹر بھٹو سے ملاقات کریں گے۔

تقریب رخصتانہ

۶ تبلیغ (۶ فروری) بروز اتوار بعد نماز عصر مکرم چوہدری نور احمد صاحب عابد ٹیکسیشن آفیسر ڈسٹرکٹ کونسل جھنگ کی صاحبزادی عزیزہ قدسیہ تسلیم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ ان کی رہائش گاہ واقع دار الرحمت غربی ربوہ میں منعقد ہوئی۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ زعیم محلہ نے فرمائی جس کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کروائی۔

عزیزہ قدسیہ تسلیم صاحبہ کا نکاح پانچ فروری ۱۹۷۲ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم شریف احمد صاحب آصف ابن مکرم غلام محمد صاحب کے ساتھ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر پڑھا تھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو سلسلہ اور فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

درخواست دعا

ہماری ہڈرز فیلڈ (انگلستان) کی جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ مکرم اقبال الدین صاحب امینی کو ۲۸ جنوری کو کار کے ایک حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں۔

احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشیر احمد رفیق۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴